لآلی متلالی شناسی نازل فرمائی قرآن العزیز بزبان عربی مبین نزول یافتہ ترجمہ اطیب

گوہر مبین بیان یعنی ترجمہ تفسیر قرآن با ترجمہ تحت لفظی اردو صاف سلیس زبان با فوائد و عوائد و روایات صحیحہ کارآمد اعظان نامی

ترجمہ اردو تفسیر حسینی

جلد اول مسمی بہ

تفسیر قادری

جسکو جانب مطبع نہایت محنت کے ساتھ فخر العلماء مولوی [illegible] صاحب نے ترجمہ فرمایا اور [illegible] ترجمہ کیا سعادت [illegible] حسین صاحب [illegible]

صفائی انطباع یافت در مطبع منشی نولکشور [illegible] تابان متجلی ہوا

لآلی متلالی ثنای نازل فرمای قرآن العزیز بزبان و رونق افزای طبق بیان

گوہر ثمین بیان الغنی ترجمہ تفسیر قرآن با ترجمہ تحت لفظی اردو صاف سلیس زبان با فوائد و عوائد روایات صحیحہ کا نزآمد اعظان نامی

ترجمہ اردو تفسیر حسینی

جلد اول مسمی بہ

تفسیر قادری

جسکو منجانب مطبع نہایت عمدگی کے ساتھ فخر العلماء مولوی فخر الدین صاحب [illegible] کیا سعادت بھی احسین صاحب علم کا ہے

ضیای صفای انطباع مطبع نامی گرامی [illegible] بابن و متجلی ہوا

اور بعضون نے یہ معنی کیے ہین کہ ناپاک سوتے نہین منقول ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد قبا کے لوگون سے
پوچھا کہ وہ کون سی طہارت ہی جسکے سبب سے حق تعالی نے تمھاری تعریف کی اونھون نے جواب دیا کہ تین ڈھیلے لینے کے بعد ہم پانی سے استنجا کرتے ہین
اور ایک گروہ کے نزدیک گناہون اور بری خصلتون سے پاک ہونا مراد ہی وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ۝ اور اللہ دوست رکھتا ہی
پاکی کرنے والون کو اَفَمَنْ اَسَّسَ کیا پھر جس کسی نے نیو ڈالی بُنْيَانَهٗ اپنے امور دین کی عمارت کی عَلٰى تَقْوٰى اوپر ڈرتے
رہنے کے مِنَ اللّٰهِ خدا سے وَرِضْوَانٍ اور اوسکی خوشنودی چاہنے پر وہ خَيْرٌ بہتر ہی اَمْ مَّنْ اَسَّسَ یا وہ شخص جسنے
نیو ڈالی بُنْيَانَهٗ اپنے امور دین کی عمارت کی عَلٰى شَفَا جُرُفٍ کرارے پر دریا کے کہ اوسکی جڑ پانی کے تھپیڑون سے خالی
ہوگئی اور دیکھنے مین وہ کرارہ کھڑا ہوا ہی هَارٍ پھٹا ہوا کہ گرا ہی چاہتا ہی اور ایسی زمین بالکل کمزور اور ناپائدار ہوتی ہی جب اوسپر
عمارت بنائین فَانْهَارَ تو وہ زمین دھنستی ہی اور بیٹھ جاتی ہی بِهٖ عمارت سمیت یا عمارت بنانے والے کو لیکر فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
آتش دوزخ مین کہ وہ دریاے آتشین ناپیدا کنار ہی اور یہ مثال ہی ون لوگون کے واسطے جو اپنے دین کی بنیاد امور باطلہ پر رکھتے ہین اور
اونکے کامون کا انجام دوزخ کی طرف رجوع کرتا ہی وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور اللہ راہ نہین بتاتا ہی
قوم ظالمون کو اونکی منزل مقصود کی لَا يَزَالُ ہمیشہ ہی بُنْيَانُهُمُ عمارت اونکی الَّذِيْ بَنَوْا وہ عمارت کہ بنیاد رکھی ہی
اوسکی فاسد غرضون پر رِيْبَةً سبب شک اور نفاق کی فِيْ قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون مین علاوہ اوس شک اور نفاق کے
جو وہ رکھتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اس سے اونکی عمارت کی خرابی مراد ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگ تبوک سے پھر کر
تشریف لائے تو مسجد ضرار بنانے والون نے استدعا کی کہ آپ اونکی مسجد مین جا کر نماز پڑھین اور یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا
تو حضرت کے حکم سے وہ مسجد ضرار کھود ڈالی گئی اور جلا دی گئی اور حکم ہوا کہ وہان مدینہ کے لوگون کا پائخانہ اور گھورا ہو جائے بیت
پس نہی فرمود کانزا بکنید ۔ مطرح خاشاک و خاکستر کنید ۔ تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمیشہ اونکی عمارت کی خرابی انکا شک اور نفاق زیادہ
ہونے کا سبب ہوتی ہی یعنی یہ لوگ ہمیشہ غم و حسرت اور نفاق اور شک ہی مین رہینگے اس خرابی کے سبب سے کہ ہمنے کیون یہ عمارت بنائی تھی
کہ اوس سے کچھ فائدہ نہوا اور اس حسرت سے اونکے دل ٹکڑے ٹکڑے ہونگے جیسا فرماتا ہی کہ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ مگر یہ
کہ ٹکڑے ٹکڑے کیے جائینگے دل اونکے اس طرح پر کہ سمجھنے کے قابل ہی نہ رہین اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکے دل ٹکڑے ٹکڑے ہونا
قتل کے سبب سے واقع ہوگا یا موت سے یا قبر مین یا دوزخ مین اور ایک گروہ کا قول یہ ہی کہ ہمیشہ وہ ایسے امور کرینگے اور اونپر
نادم ہو ہو کر توبہ اور استغفار کر کے اونکے دل ٹکڑے ٹکڑے ہونگے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی اونکی عمارت کی
بنیاد کو کہ کس نیت سے تھی حَكِيْمٌ ۝ع حکم کرنے والا ہی اوسکی خرابی کا حکمت کے ساتھ اور تفسیر وسیط مین ع ۱۳ ۱۱
محمد بن کعب قرظی سے منقول ہی کہ لیلۃ العقبہ مین پچھتر آدمی اہل مدینہ مین سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کرتے تھے
عبد اللہ رواحہ نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ شرط کریجیے جو خدا اور رسول کے واسطے آپ چاہتے ہین آپنے فرمایا کہ خدا کے واسطے تو مین یہ شرط
کرتا ہون کہ تم اوسی کی عبادت کرو اور اوسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے واسطے یہ شرط کرتا ہون کہ اون چیزون سے میری حفاظت کرو

جنسے اپنی جانون اور مالون کی حفاظت کرتے ہو اون لوگون نے عرض کی کہ ہم اس امر پر ثابت اور قائم رہین تو ہمارا اخیر کیا ہی آپنے فرمایا کہ
تمھارا آخر بہشت ہی انصار بولے کہ یہ خرید فروخت نہایت فائدہ والی ہی ہمنے اس بیع مین فائدہ پایا اور ہرگز نقصان نہ اوٹھائینگے
تو حق تعالی اوس بیع و شراسے خبر دیتا ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى بیشک اسد نے مول لیلین مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مومنون سے
اَنْفُسَهُمْ اونکی جانین کہ وہ جہاد کرین وَاَمْوَالَهُمْ اور اونکے مال کہ راہ خدا مین خرچ کرین بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ
ساتھ اسکے کہ واسطے اونکے جنت ہی یہ تمثیل ہی مومنون کو ثواب مین بہشت دینے اور اونکی جان اور مال قبول کر لینے کی ورنہ حقیقت
مول لینا نہین ہی اسواسطے کہ بیع اور شرا اوس جگہ واقع ہوتی ہی جہان ملک مختلف ہو یعنی چیز ایک کی ملک اور قیمت دوسرے کی ملک ہو
اور ہر چیز کی ہستی یا ہر آدمی کی ہستی حق تعالی ہی کی ملک ہی بندہ اور اوسکا مال مولی ہی کا ہی تو یہ رغبت دلاتا ہی لڑائی اور جہاد کی
یعنی ای بندے تیرا کام جان و مال خرچ کرنا ہی اور مجھے انعام جنت دینا ہی جان سرمایۂ شر و شور ہی اور مال سبب طغیان و غرور یہ دو
ناقص اور معیوب چیزین میری راہ مین فدا کر اور بہشت جو باقی اور مرغوب ہی وہ مجھسے لے نظم سنگ بین از و گہر مے ستان ٭ خاک زمین
بیدہ و زر مے ستان ٭ در عوض فانی خوار و حقیر ٭ نعمت پاکیزۂ باقی بگیر ٭ کشاف اور عین المعانی وغیرہ مین لکھا ہی کہ ایک اعرابی
مسجد نبوی کے دروازہ پر سے جاتا تھا اور حضرت یہی آیت پڑھتے تھے کلام الہی کے انوار کی چمک نے اوسکے باطن کو فیوض ملکوتی کے
اشراقات کا عکس قبول کرنے والا بنا دیا اوسنے پوچھا یہ کسکا کلام ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ کا کلام ہی اوسنے
پوچھا کہ یہ خرید و فروخت کب ہوئی ہی آپنے فرمایا کہ روز میثاق مین جب تمام ذریات کو اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کا خطاب سنایا تھا اعرابی بولا
کہ واللہ کیا خوب بیع ہی کہ اسمین فائدہ ہی فائدہ ہی نقصان ہی نہین اللہ نے جب ہمارے نفس معیوب اور مال فانی مول لیے اور اونکے
بدلے بہشت دیتا ہی تو ہم ہرگز ایسی بکری نہین چھوڑتے ہین بلکہ اپنی جان اور اپنے مال بیچتے ہین بیت آن بیع را کہ روز ازل با تو کردہ ام
اصلا درین حدیث اقالت نمے رود ٭ ایک عزیز نے کہا ہی کہ جو شخص لونڈی غلام کا عیب جان بوجھکر اوسے مول لیتا ہی تو پھر اوسے پھیر
نہین سکتا حق تعالی نے ہمین مول لیا اور ہمارے عیب وہ جانتا تھا امید یہی ہی کہ اپنی درگاہ سے ہمین نہ پھیریگا بیت امید کہ از
فضلت مردود نگردم من ٭ چون شد ہمہ عیب لطف تو خریدارم ٭ اور نفحات الانس مین مذکور ہی ابوذر بوزجانی سے منقول ہی رباعی تو علم
ازل مرا دیدی ٭ دیدی انگہ بعیب بخریدی ٭ تو بعلم آن و من بعیب ہمان ٭ رد مکن انچہ خود پسندیدی ٭ حقیقت مین یہ بیع و شرا اور یہ بیان کہ
حق تعالی نے اپنے تئین مول لینے والا فرمایا اور ہمین بیچنے والا اور جان اور مال کو خاص کرکے بیان فرمایا اور رسول کو اس معاملہ مین داخل نہ کیا نصیحت
ماننے والون کو اور محققون کے واسطے عجیب و غریب عبارات اور اشارات ہی اسمین سے کچھ ہمنے جواہر التفسیر مین لکھا ہی بیت ہر کہ خواہد کزین چمن
بوئے ٭ گو تماشائے آن گلستان کن ٭ اور مول لینے کے بعد جسواسطے مول لیا اوسے بیان فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی کہ يُقَاتِلُوْنَ
قتال کرتے ہین یہ مومن جنکی جان مول لی ہوئی ہی فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا اور طلب رضا مین فَيَقْتُلُوْنَ پھر کبھی تو
قتل کرتے ہین دشمنون کو وَيُقْتَلُوْنَ اور کبھی قتل ہوتے ہین اونکے ہاتھون سے وَعْدًا عَلَيْهِ وعدہ کیا ہی اسد نے اوسنے اس خرید و فروخت پر
وعدہ حَقًّا ثابت اور باقی کہ اوسمین خلاف ہی نہین فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط ان کتابون مین